Fikr-o-Nasar (Islamabad) 3:9-10 (1966)

شرعی حدود کا فقہی تصوّر

پروفیسر ابو شہاب رفیع اللہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی نجات اور کامیابی کے لئے قرآن حکیم میں دو قسم کے احکام نازل فرماتے ہیں ان میں سے ایک قسم تو اخلاقی احکامات پر مشتمل ہیں یعنی ان کا ارتکاب بھی اگرچہ ہر حالت میں معیوب ہے اور ان جرائم کے بُرے اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان کی خلاف ورزی پر شریعتِ اسلامی کی طرف سے کسی قسم کی تعزیری سزا مقرر نہیں کی گئی، جیسے تکبّر سے چلنا، دوسرے مسلمان بھائی کی ہنسی اُڑانا وغیرہ۔

دوسری قسم کے احکام وہ ہیں جن کے ارتکاب پر شریعت کی طرف سے سزا مقرر کی گئی ہے۔ قانون کی اصطلاح میں انہیں تعزیری احکام کہا جاتا ہے اور فقہ میں انہیں شرعی حدود کا نام دیا جاتا ہے، جیسے چوری کا ارتکاب، زنا کاری اور شراب خوری وغیرہ، قرآن حکیم نے انہیں جرم قرار دے کر ان کی باقاعدہ سزا مقرر فرمائی ہے، قرآن حکیم میں ان جرائم کے متعلق مطلق حکم فرما دیا گیا ہے۔ ان کی مختلف شکلوں کا تعین نہیں کیا گیا۔ مثلاً شراب خوری کو جرم تو قرار دے دیا گیا لیکن ان تفصیلات کے تعیّن کا کام اسلامی حکومت کے لئے چھوڑ دیا گیا کہ کس قسم کی شراب حرام قرار دی جائے گی اور اس کی کتنی مقدار پینے سے کوئی انسان مجرم ہوگا یا اس میں کوئی استثنار کی صورت بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ یا مثلاً چوری کے ارتکاب کی سزا قطعِ ید فرما دی گئی ہے لیکن یہ کہ کتنی مالیت کی چوری پر یہ حد نافذ ہوگی اور کس قسم کی چوری جرم قرار پائے گی تو جرائم کی ان شکلوں کے تعین کا کام اسلامی حکومت کی ذمہ داری قرار دے دیا گیا۔ احادیث کی روشنی میں بھی کچھ صورتوں کا تعین ہوتا ہے لیکن زیادہ تفصیل اور باقاعدگی سے یہ کام ہمارے فقہائے کرام نے سرانجام دیا۔ چنانچہ اس زمانے میں ان جرائم کے فیصلے ان کی مقرر کردہ شکلوں کے مطابق ہوتے تھے۔ اور ابھی تک ایسے فیصلوں کے لئے انہی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

فقہ اسلامی کی تدوینِ جدید کے متعلق آج کل بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ لیکن ابھی تک کسی صاحبِ علم نے اس موضوع کی طرف کوئی توجہ نہیں دی کہ آیا زمانے کے تقاضوں کے مطابق ان تعزیری جرائم کی خلاف ورزی کی مخصوص شکلوں کے تعین کی تدوینِ جدید کی بھی ضرورت ہے یا نہیں؟۔ اس سلسلے میں ان کی خاموشی سے تو یہی متبادر

ہوتا ہے۔ وہ شاید اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے اور جو چند فقہائے کرام اس موضوع پر دوسری یا تیسری صدی تک کام کر چکے ہیں اسی کو کافی سمجھ لیا گیا ہے۔ لیکن جس طرح بار بار اسلامی حدود کا نام لیا جا رہا ہے۔ اس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ فقہائے کرام کی متعین کردہ مخصوص شکلیں خود ان کے ذہن میں بھی نہیں ہیں۔ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر یہ اشد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ چند مشہور جرائم کی وہ مخصوص شکلیں جو فقہائے کرام نے متعین فرمائی ہیں ایک ترتیب سے پیش کر دی جائیں تاکہ جن حضرات کو اس موضوع سے کچھ دلچسپی ہو ان کی کچھ رہنمائی ہو سکے۔

پاکستان میں حنفی فقہ کی مقبولیت اور رواج کے پیشِ نظر ہم اپنی اس کوشش کو صرف حنفی فقہ تک ہی محدود رکھیں گے۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ پیشِ نظر مقصد کے لئے مندرجہ ذیل مشہور جرائم کی متعین کردہ مخصوص شکلیں کفایت کریں گی۔

(۱) شراب خوری اور اس کی سزا۔

(۲) سرقہ یعنی چوری کا ارتکاب۔

(۳) پردہ کی حدود۔

(۴) جرم زنا کاری کی حد۔

(۵) زنا کاری کے ثبوت کے لئے شہادت۔

حرمتِ شراب: شراب کو حرام قرار دینے کے لئے فقہاء نے کچھ قیود عائد کی ہیں جن کی عدم موجودگی میں حرمت کا حکم نافذ نہیں ہو سکتا۔ یہ قیود پوری تفصیل کے ساتھ حنفی فقہ کی معتبر ترین کتاب ہدایہ شریف سے نقل کی جاتی ہیں:۔

(۱) ونبیذُ العسل والتین ونبیذُ الحنطة والذرة والشعیر حلالٌ وان لم یطبخ وهذا عند ابی حنیفة وابی یوسف رحمهما الله اذا کان من غیر لهوٍ وطربٍ لقوله علیه السلام الخمر من هاتین الشجرتین واشار الی الکرمة والنخلة خصّ التحریم بهما۔[۱]

(ترجمہ) شہد، انجیر، گندم، باجرہ اور جو کی نبیذ حلال ہے، چاہے وہ پکائی بھی نہ گئی ہو اور یہ مسلک امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما کا ہے۔ شرط یہ ہے کہ ان کا استعمال لہو و لعب کے لئے نہ ہو۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ شراب صرف ان دو درختوں سے بنتی ہے

---

[۱] ہدایہ آخرین مصطفائی صفحہ ۴۸۱ کتاب الاشربۃ یا تکملۃ شرح فتح القدیر مصری جلد ۸ صفحہ ۱۶۱۔

اور آپ نے انگور اور کھجور کی طرف اشارہ لیا اور حرمت کا حکم ان دونوں کے ساتھ مخصوص کیا۔

(۲) وھونصٌ علی اَنَّ ما یُتخذ مِنَ الحنطۃ والشعیر والعسل والذرۃ حلالٌ عند ابی حنیفۃ ولا تحدّ شاربہٗ عندہ وان سکر منہ۔ [۱]

(ترجمہ) اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو گندم، جو، شہد اور باجرا سے بنائی جاتی وہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حلال ہے اور اس کے پینے والے پر کوئی حد نہ ہوگی چاہے وہ اسے مست ہی کیوں نہ کردے۔

(۳) ولا باس بالخلیطین لِمَا روی عن ابنِ زیادٍ انّہٗ قال سقانی ابن عمر شربۃً ماکدت اھتدی الی اھلی۔ [۲]

(ترجمہ) اور خلیطین (ایک قسم کی شراب جو کھجور اور انگور کے عرق کو ملا کر بنائی جاتی ہے) کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں جیسا کہ ابنِ زیاد سے روایت کی گئی ہے کہ ابن عمر نے مجھے ایسا مشروب پلایا کہ میں نشہ کی وجہ سے گھر کا راستہ نہ پا سکتا تھا۔

(۴) وعصیر العنب اِذا طُبِخَ حتیٰ ذھب ثلثاہ وبقی ثُلثہٗ حلالٌ وانِ اشتد۔ [۳]

(ترجمہ) اور انگوروں کا رس اس طرح پکایا جائے کہ دو تہائی خشک ہو جائے تو ایسا مشروب بھی حلال ہے چاہے وہ کتنے نشہ والا ہی کیوں نہ ہو جائے۔

(۵) واِذا تخللت الخمر حلّت سواء صارت خلًّا بنفسھا او بشیٍٔ یُطرح فیھا ولا یکرہ تخلیلھا۔ [۴]

جب نبیذ کو سرکہ میں تبدیل کر دیا جائے تو وہ حلال ہو جاتا ہے چاہے وہ خود بخود سرکہ بن جائے یا اس میں کوئی چیز ڈال کر اسے سرکہ میں تبدیل کیا جائے اور نبیذ سے سرکہ بنانے میں کوئی قباحت نہیں۔

شرابی کی سزا: شرابی پر حد جاری کرنے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط عائد کی گئی ہیں:۔

(۱) فان اقر بعد ذھاب رائحتھا لم یُحدّ عند ابی حنیفۃ وابی یوسف [۵]

(ترجمہ) اگر شرابی شراب کی بو ختم ہونے کے بعد اپنے جرم کا اقرار کرے، تو اس پر کوئی حد نہیں۔

---

[۱] ایضاً [۲] ایضاً [۳] ایضاً یا تکملہ شرح فتح القدیر جلد ۸ صفحہ ۱۶۲ [۴] ایضاً صفحہ ۴۰۳ [۵] ہدایہ اولین مجیدی صفحہ ۵۰۰ یا شرح فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۱۷۹۔

(۲) ولا حد علی من وجد منہ رائحۃ الخمر، [۵]

ایسا شخص جس کے منہ سے شراب کی بو آرہی ہو لیکن گواہ نہ ہوں، تو اس پر بھی کوئی حد نہیں۔

(۳) ومن اقر بشرب الخمر والسکر ثم رجع لم یحد [۵]

(ترجمہ) اگر کوئی شخص شراب اور نشہ کا اقرار کرنے کے بعد اپنے اقرار سے پھر جائے تو اس پر کوئی حد نہیں

(۴) والسکران الذی یحد لا یعقل منطقاً لا قلیلاً ولا کثیراً ولا یعقل الرجل من المراۃ [۹]

(ترجمہ) صرف ایسے شرابی پر حد جاری کی جائے گی جو تھوڑا یا زیادہ کوئی کلام نہیں سمجھ سکتا اور نہ مرد عورت میں پہچان کر سکتا ہے۔

(۵) ولا یحد السکران باقرارہ علی نفسہ لزیادۃ احتمال الکذب فی اقرارہ فیحتال لدرئہ [۱۰]

(ترجمہ) اگر کوئی نشہ میں دھت شخص اپنے شراب پینے کا اقرار کرے تو اس پر بھی حد نافذ نہ ہو گی۔ کیونکہ اس کے اس طرح اقرار کرنے میں جھوٹ کا بہت زیادہ احتمال ہے اس لئے بچاؤ کے لئے حیلہ کیا جائے گا۔

سرقہ یعنی چوری کے ارتکاب کی سزا

ہمارے ان چوری کی شرعی سزا کے متعلق بڑی لمبی چوڑی نظری بحثیں چلتی رہتی ہیں لیکن فقہاء کی متعین کردہ شکلوں کی طرف کسی نے کبھی دھیان نہیں دیا جن چیزوں کی چوری پر قطع ید لازم نہیں آتا ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے، یہ تفصیلات ہدایہ شریف کی ایک کتاب، کتاب السرقۃ اور باب ما یقطع فیہ ولا یقطع فیہ پر مبنی ہیں۔

(۱) ولا قطع فیما یوجد تافھاً مباحاً فی دار الاسلام کالخشب والحشیش والقصب والسمک والطیر (وفی الطیر الدجاج والبط والحمام) والصید والزرنیخ والمغرۃ والنورۃ، [۱۱]

(ترجمہ) دارالاسلام میں جو چیزیں کم قیمت اور عام ہوں۔ مثلاً خشک لکڑی، گھاس، بانس، مچھلی اور پرندے (اور پرندوں میں مرغ، بطخ اور کبوتر بھی شامل ہیں)، اور شکار اور ہڑتال اور عمدہ مٹی اور چونا کی چوری کے مرتکب کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

---

[۵] ایضاً صفحہ ۵۰۱ [۹] ایضاً صفحہ ۵۰۲ [۱۰] ایضاً یا شرح فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۱۸۸ [۱۱] ہدایہ مجیدی جلد ۲ صفحہ ۵۱۶ یا شرح فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۲۲۶۔

(۲) ولا قطعَ فیما یتسارع الیہ الفساد کاللبن واللحم والفواکۃ الرطبۃ [۱۲]

(ترجمہ) ایسی چیزیں جو جلدی خراب ہو جاتی ہیں مثلاً دودھ، گوشت اور تازہ میوے، ان کی چوری پر بھی قطعِ ید لازم نہیں آتا۔

(۳) ولا قطعَ فی الفاکھۃ علی الشجر والزرع الذی لم یحصد، [۱۳] (ترجمہ) اور درختوں پر لٹکے ہوئے میوے اور ایسی کھیتی کی جو ابھی کاٹی نہ گئی ہو، چوری پر بھی چور کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے۔

(۴) ولا یقطعُ فی الاشربۃ المطربۃ، [۱۴] (ترجمہ) سرور انگیز اور مست کر دینے والے مشروبوں کی چوری پر بھی مواخذہ نہیں۔

(۵) ولا قطعَ علی سارق الصبیّ الحُرّ وان کان علیہ حلی"، [۱۵] (ترجمہ) آزاد بچہ چاہے اس پر زیور ہی کیوں نہ ہوں اس کے چرانے والے پر کوئی قطع ید نہیں۔

(۶) ولا قطعَ فی الدفاتر کلھا، [۱۶] (ترجمہ) رجسٹر، کاغذات اور کتابوں وغیرہ کی چوری پر بھی قطعِ ید نہیں۔

(۷) ولا فی سرقۃ کلب ولا فھد، [۱۷] (ترجمہ) کتے اور چیتے کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۸) ولا قطعَ فی دفٍ ولا طبلٍ ولا بربطٍ ولا مزمارٍ، [۱۸] (ترجمہ) آلاتِ موسیقی کی چوری پر کوئی حد نہیں۔

(۹) ولا قطعَ علی خائنٍ ولا خائنۃٍ، [۱۹] خائن مرد اور عورت پر حد لازم نہیں آتی۔ ولا منتھبٍ ولا مختلسٍ۔ لٹیرے اور چھین کر بھاگ جانے والے چوروں کے بھی ہاتھ نہیں کٹیں گے۔

(۱۰) ولا یقطع السارق من بیت المال لانہٗ مال العامۃ [۲۰] (ترجمہ) بیت المال سے چوری کرنے والے چور کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے کیونکہ وہ عوام کی مشترکہ ملکیت ہے۔

(۱۱) ولا من مالٍ للسارق فیہ شرکۃ" [۲۱] اگر کسی کے مال میں چور کی شراکت ہے تو اس کی چوری پر بھی قطعِ ید نہیں۔

(۱۲) ومن لہٗ علی آخر دراھم فسرق مثلھا لم یقطع، [۲۲] (ترجمہ) کسی شخص نے اگر کسی سے قرض لینا ہے اور اس نے اس کے مال کی چوری کر لی ہے تو اس پر کوئی حد نہیں۔

---

[۱۲] ایضاً [۱۳] ایضاً صفحہ ۵۱۳ [۱۴] ایضاً [۱۵] ایضاً صفحہ ۵۱۴ [۱۶] [۱۷] [۱۸] ایضاً [۱۹] ایضاً صفحہ ۵۱۵ [۲۰] ایضاً صفحہ ۵۱۵ یا شرح فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۲۳۵ [۲۱] [۲۲] ایضاً

(۱۳) ومن سرق من ابويه او والدہ او ذی رحم محرم منہ لم یقطع ۔ ۲۳؎

(ترجمہ) جس نے والدین یا بیٹے یا دوسرے رشتہ داروں کی چوری کی اس پر قطع ید نہیں۔

(۱۴) ولا قطعٌ علی من سرق مالاً من حمام او من بیتٍ اذن للناس فی دخولہ فیہ لوجود الاذن عادۃً ویدخل فی ذلک حوانیتُ التجارۃ والخانات الّا اذا سرق منھا لیلا لانھا بنیت للاحراز اموال الناس وانّما الاذن یختص بالنھار ۔ ۲۴؎

(ترجمہ) جس شخص نے حمام یا ایسی جگہ سے جہاں جانے کی عام اجازت ہے اور ایسے مکانات میں تجارتی دکانیں اور سرائیں شامل ہیں، مال چوری کیا تو اس پر قطع ید نہیں، ہاں اگر اس نے ان جگہوں پر رات کے وقت چوری کا ارتکاب کیا تو اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے کیوں کہ یہ جگہیں دراصل لوگوں کے مال کی حفاظت کے لئے بنائی گئی ہیں اور اس میں عام داخلہ کی اجازت دن کے لئے مخصوص ہے۔

(۱۵) ولا قطعٌ علی الضیفِ اذا سرق ممن اضافہ ۲۵؎ (ترجمہ) مہمان اگر میزبان کے مال پر ہاتھ صاف کر جائے تو اس پر قطع ید نہیں۔

(۱۶) ومن سرق سرقۃً فلم یخرجھا من الدار لم یقطع ۲۶؎ جس نے کسی گھر میں چوری کی اور مال باہر نہ نکالا تھا تو اس چور کے ہاتھ بھی نہیں کاٹے جائیں گے۔

(۱۷) واذا نقب اللصُّ البیتَ فدخل واخذ المال وناولہ آخر خارج البیت فلا قطعٌ علیھما ۔ ۲۷؎ (ترجمہ) اگر چور نے نقب لگا کر گھر کے مال پر ہاتھ صاف کر کے باہر کسی اور کو پکڑا دیا تو ان دونوں پر قطع ید کی سزا نافذ نہ ہوگی۔

(۱۸) وکذلک ان حملہٗ علی حمار فساقہ واخرجہٗ ۲۸؎ (ترجمہ) اگر مال مسروقہ گدھے پر باہر لایا گیا تو ایسے چور پر بھی حد نہیں۔

(۱۹) ومن نقب البیت وادخل یدہٗ فیہ واخذ شیئاً لم یقطع ۲۹؎ (ترجمہ) اگر چور نے نقب لگا کر وہاں سے اندر ہاتھ ڈال کر کوئی چیز چوری کر لی تو اس کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

۲۳؎ ایضاً صفحہ ۵۱۶ ۲۴؎ ایضاً صفحہ ۵۱۸ یا شرح فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۲۴۲ ۲۵؎ ۲۶؎ ۲۷؎ ایضاً ۲۸؎ ایضاً صفحہ ۵۱۹ ۲۹؎ ایضاً یا شرح فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۲۴۵

(۲۰) وان طرَّ صرّة خارجة من الكم لم يقطع ۳۰ اگر کوئی آستین سے نکلی ہوئی تھیلی کاٹ لے تو اس پر بھی قطع ید نہیں۔

(۲۱) وان سرق من القطار بعیراً وحملاً لم یقطع ۳۱ اگر کسی نے اونٹوں کی قطار سے اونٹ یا اس کا بوجھ چرا لیا تو اس کا ہاتھ بھی نہیں کٹے گا۔

(۲۲) وان قطع سارق بسرقة فسرقت منه فلم یکن له ولا لرب السرقة ان یقطع الثانی ۳۲ (ترجمہ) اگر چوری کے الزام میں کسی کا ہاتھ کاٹا جاچکا ہے اس کے بعد اس کے ہاں سے مال مسروقہ پر کسی اور نے ہاتھ صاف کر لئے تو نہ وہ اور نہ مالک مال دوسرے چور کا ہاتھ کٹوا سکتے ہیں۔

(۲۳) ولا یقطع السارق الا ان یحضر المسروق منه فیطالب بالسرقة، ۳۳ (ترجمہ) چور پر سرقہ کی حد اتنے تک نافذ نہیں ہو سکتی، جب تک کہ وہ شخص دعویٰ نہ کرے جس کا مال چوری ہو چکا ہے۔

(۲۴) ومن سرق سرقة فردها علی المالك قبل الارتفاع الی الحاکم لم یقطع ۳۴ (ترجمہ) چور نے اگر مقدمہ کو عدالت میں لے جانے سے پہلے مال مسروقہ مالک کو واپس کر دیا تو قطع ید نہ ہوگا

(۲۵) واذا قضی علی رجل بالقطع فی سرقة فوهبت له لم یقطع ۳۵ اگر عدالت کے فیصلہ کے بعد مالک نے چور کو مال بخش دیا تو پھر بھی اس کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے۔

(۲۶) واذا ادعی السارق ان العین المسروقة ملکه سقط القطع عنه وان لم یقم بینة ۳۶ (ترجمہ) اگر چور بلا دلیل کے دعویٰ کر دے کہ مال مسروقہ اس کی ملکیت ہے تو اس پر قطع ید کی سزا نافذ نہ ہوگی،

(۲۷) وان سرق شاة فذبحها ثم اخرجها لم یقطع ۳۷ (ترجمہ) بھیڑ چوری کرنے کے بعد ذبح کر کے باہر نکالی گئی تو اس صورت میں بھی قطع ید نہیں۔

(۲۸) وان کان من القطاع صبی او مجنون او ذو رحم محرم من المقطوع علیه سقط الحد من الباقین، ۳۸ (ترجمہ) اگر لٹیروں میں کوئی بچہ یا مجنون شخص ہو یا جس پر

---

۳۰ ۳۱ ایضاً ۳۲ ایضاً صفحہ ۵۲۲ یا شرح فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۲۵۵ ۳۳ ۳۴ ایضاً صفحہ ۵۲۱ ۳۵ ایضاً صفحہ ۵۲۳ ۳۶ ایضاً ۳۷ ایضاً صفحہ ۵۲۶ ۳۸ ایضاً صفحہ ۵۲۹۔

ڈاکہ ڈالا گیا ہے، ڈاکوؤں میں اس کا کوئی رشتہ دار ہو تو دوسرے لٹیروں سے بھی حد ساقط ہو جائے گی۔ میرے خیال میں اب شاید ہی کوئی ایسی صورت یا شکل باقی رہ گئی ہو جب کہ ہاتھ کاٹنے کی نوبت آتے۔

پردہ کی حدود پردہ کا شمار اگرچہ اخلاقی احکامات کے تحت ہی آتا ہے۔ لیکن اس کی خلاف ورزی چونکہ مبادیاتِ زنا میں سے ہے اس لئے اس کی خلاف ورزی پر بھی سزا دی جا سکتی ہے۔ اس لئے ہم پردہ کی حدود کی وہ مخصوص شکلیں جو فقہاء رحمۃ اللہ علیہم نے متعین فرمائی ہیں۔ پیشِ خدمت کرتے ہیں:۔

(۱) وَعَوْرَتُ الرَّجُلِ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ إِلَى الرُّكْبَةِ ؎۳۹ (ترجمہ) مرد کے لئے جسم کو پردہ کرنے کی حدود ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے۔

(۲) وَبَدَنُ الْحُرَّةِ كُلُّهَا عَوْرَةٌ اِلَّا وَجْهَهَا وَكَفَّيْهَا ؎۴۰ (ترجمہ) عورت چہرے اور ہاتھوں کے سوا تمام جسم کو پردہ میں رکھے۔

(۳) وَمَا كَانَ عَوْرَةً مِنَ الرَّجُلِ فَهُوَ عَوْرَةٌ مِنَ الْاَمَةِ وَبَطْنُهَا وَظَهْرُهَا عَوْرَةٌ وَمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنْ بَدَنِهَا لَيْسَ بِعَوْرَةٍ بِقَوْلِ عُمَرَ اَلْقِ عَنْكِ الْخِمَارَ يَا دَفَارِ اَتَتَشَبَّهِيْنَ بِالْحَرَائِرِ۔ ؎۴۱ (ترجمہ) لونڈی کے لئے بھی جسم کا اتنا حصہ پردہ میں رکھنا لازمی ہے جتنا کہ مرد کو، اس کے علاوہ اس کی کمر اور پیٹ بھی پردہ میں شامل ہیں۔ اس کے سوا اس کے باقی جسم کے لئے پردہ کی ضرورت نہیں حضرت عمرؓ کے اس قول کے مطابق کہ اے دفار اپنی اوڑھنی اتار دے، کیا تو شریف عورتوں کی مشابہت کرتی ہے۔

(۴) وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّنْظُرَ الرَّجُلُ اِلَى الْاَجْنَبِيَّةِ اِلَّا وَجْهَهَا وَكَفَّيْهَا ؎۴۲ (ترجمہ) مرد کے لئے کسی اجنبی عورت کو ہاتھوں اور چہرے کے سوا کسی اور چیز کی طرف دیکھنا جائز نہیں ہے۔

(۵) وَيَجُوْزُ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَنْظُرَ مِنَ الرَّجُلِ اِلَى مَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلَيْهِ مِنْهُ اِذَا اَمِنَتِ الشَّهْوَةَ۔ ؎۴۳ اور عورت بھی مرد کے جسم کا وہ حصہ دیکھ سکتی ہے جو مرد دیکھ سکتا ہے بشرطیکہ شہوت سے امن میں ہو۔

؎۳۹ ہدایہ اولین مجیدی صفحہ ۶۱ ؎۴۰ ایضاً صفحہ ۶۲ ؎۴۱ ایضاً ؎۴۲ ہدایہ آخیرین مصطفائی ص ۴۴۲ (فصل فی الوطی والنظر واللمس) ؎۴۳ ایضاً صفحہ ۴۴۴۔

(۶) وَيَنظُرُ الرَّجُلُ مِنْ ذَوَاتِ مَحَارِمِہٖ اِلَی الْوَجْہِ وَالرَّاسِ وَالصَّدْرِ وَالسَّاقَیْنِ وَالعَضُدَیْنِ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی ظَہْرِھَا وَبَطْنِھَا وَفَخْذِھَا [۴۴] (ترجمہ) مرد ذو محرم عورتوں کے چہرہ، سر، سینہ، پنڈلیوں اور بازووں کی طرف دیکھ سکتا ہے لیکن پیٹھ، پیٹ اور رانوں کی طرف نظر کرنا اس کے لئے ناجائز ہے۔

(۷) وَيَنظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی مَمْلُوکَۃِ غَیْرِہٖ اِلٰی مَا یَجُوْزُ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَیْہِ مِنْ ذَوَاتِ مَحَارِمِہٖ [۴۵]، (ترجمہ) مرد دوسرے کی لونڈی کے بدن کے وہ تمام حصے دیکھ سکتا ہے جو وہ ذوالمحارم کے دیکھ سکتا ہے

(۸) وَلَا بَاْسَ بِاَنْ یَّمَسَّ ذٰلِکَ اِذَا اَرَادَ الشِّرَاءَ وَاِنْ خَافَ اَنْ یَّشْتَھِیْ [۴۶] (ترجمہ) اور وہ لونڈی کے جن حصوں کو دیکھ سکتا ہے اگر خریدنے کا ارادہ ہو تو انہیں چھو بھی سکتا ہے چاہے شہوت کا خدشہ ہی کیوں نہ ہو۔

زنا کاری کی حد: زنا کاری ایک ایسا جرم ہے جس سے معاشرہ کی بنیادیں ہل جاتی ہیں۔ شریعتِ اسلامیہ نے اس کی سخت سے سخت سزا تجویز کی ہے، لیکن کن صورتوں میں یہ سزا نافذ ہو گی اور کن صورتوں میں نہ ہو گی، فقہاء کرام کے نزدیک اس میں بھی بڑا اختلاف ہے۔

یہ ہیں شرعی حدود کی وہ صورتیں جو فقہاء کرام نے متعین فرمائی ہیں، اس حقیقت سے تو کسے بھی انکار نہیں کہ اس زمانے کے تقاضے مختلف تھے، اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ موجودہ زمانے کے تقاضوں کے مطابق بھی ہیں یا ان صورتوں کے تعین میں کسی ردّ و بدل کی ضرورت ہے۔

میرا مقصد تو اہلِ علم کو اس طرف خصوصی توجہ دلانا تھا، اس سلسلے میں کسی مناسب فیصلہ تک پہنچنا اب ان کا کام ہے۔

---

[۴۴] ایضاً صفحہ ۴۴۵ [۴۵] ایضاً صفحہ ۴۴۶ [۴۶] ایضاً۔